اعتکاف و دیگر مسائل رمضان

مولانا محمد اعظم صاحب جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

اعتکاف کا شرعی معنی : لزوم المقام من المسجد من شخص مخصوص علی صفتہ مخصوصتہ (سبل السلام ص ۱۷۳ ج ۲' نیل الاوطار ص ۲۷۹ ج ۴)

کسی خاص شخص کا مخصوص حالت میں مسجد میں جگہ کو لازم کر لینے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

اعتکاف کی شرعی حیثیت : آنحضرتؐ رمضان کے آخری دس دن اعتکاف بیٹھا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آپؐ کو فوت کر لیا۔ (بخاری' ترمذی)

آنحضرتؐ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف بیٹھا کرتے تھے' بس جس سال آپؐ نے وفات پائی اس سال آپؐ نے بیس دن اعتکاف کیا۔ (ابوداؤد ص ۳۴۱ ج ۱)

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ اعتکاف سنت ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ (نیل الاوطار)

معتکف کو بغیر ضرورت کے اعتکاف گاہ سے باہر نہیں نکلنا چاہئے۔ معتکف کو سر دھونا' غسل کرنا اور کنگھی کرنا درست ہے۔ بیمار پرسی اور نماز جنازہ کے لئے بھی نہ جائے' ہاں راہ چلتے بیمار کا حال پوچھ لے تو جائز ہے۔

جب تم اعتکاف کرو تو اپنی بیویوں سے مباشرت مت کرو۔ (بقرہ)

اعتکاف کب شروع ہو گا: آنحضرتؐ جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو نماز فجر پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے تھے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

معتکف کو چاہئے کہ رمضان کی اکیسویں رات مسجد میں گزارے' طاق رات کی فضیلت حاصل کرے اور صبح کی نماز کے بعد اعتکاف گاہ میں داخل ہو جائے۔ اگر کوئی آدمی اکیسویں رات مسجد میں نہیں گزارتا صرف صبح نماز فجر کے بعد جائے اعتکاف میں داخل ہو جائے تو اس کا اعتکاف درست ہو گا۔

فضائل اعتکاف : جس نے رمضان میں دس دن کا اعتکاف کیا اسے دو حج اور دو عمرے کا ثواب ملے گا۔ (بیہقی' شعب الایمان)

وہ اعتکاف کی وجہ سے گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کی نیکیوں کا حساب ساری نیکیاں کرنے

والے بندے کی طرح جاری رہتا ہے' اور نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ (بیہقی شریف)

مرد و عورت کا اعتکاف صرف مسجد میں ہے گھر میں جائز نہیں ہے۔ امام نوویؒ شرح مسلم میں فرماتے ہیں بے شک اعتکاف درست نہیں ہے مگر مسجد میں کیونکہ آنحضرتؐ اور آپؐ کی ازواج مطہرات اور آپؐ کے صحابہؓ نے مسجد میں ہی اعتکاف کیا۔ جب شوال کا چاند نظر آ جائے تو اس وقت اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔

رمضان المبارک میں شبینہ

استاذی المکرم حضرت علامہ مفتی ابوالبرکات احمد صاحب زید مجدہ شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ کا فتویٰ: رمضان کے آخری عشرے کا احیاء نماز کے ذریعہ یا تلاوت قرآن و وظائف کے ذریعہ سنت ہے۔ آنحضرتؐ اور اصحابؓ رسولؐ کا باقاعدہ یہ عمل رہا ہے' جیسا کہ کتب احادیث میں واضح ہے۔ لیکن اس کو موجودہ زمانے کے رواج سے کوئی واسطہ نہیں۔ دیگیں پکوا کر ہر طرح کے لوگ جمع کرنا یا سپیکر لگا کر سونے والوں کو یا دوسرے عبادت گزاروں کو ستانا یا حلوہ وغیرہ کی نمائش کرنا۔ یہ ساری باتیں بدعات ہیں جن کا دین یا سنت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ رات بھر خاموش عبادت سنت ہے۔ آواز اندر رکھ کر قرآن سننا سنانا بھی سنت ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ ص ۹۴)

نماز تسبیح

نماز تسبیح کی حقیقت یہ ہے کہ وہ صحیح احادیث سے ثابت ہی نہیں ہے۔ اکثر علماء نے اس کو ضعیف کہا ہے' یعنی یہ آنحضرتؐ سے ثابت نہیں ہے' ہاں ایک دو محدث جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ وغیرہ نے لکھا ہے کہ اگرچہ اس کی سندیں ضعیف ہیں' پھر سندیں مختلف موجود ہیں لہٰذا حسن کے درجہ میں آ گئی۔ مقصد یہ ہوا کہ اس پر عمل کی گنجائش ہے۔ لیکن اس کے لئے ڈھنڈورا پیٹنے' اعلان یا گلی میں پھر کر اکٹھا کرنا وغیرہ یقیناً بدعت ہے۔ خیر القرون میں اس کا قطعاً ثبوت نہیں ہے اور یہ سبیل المومنین نہیں ہے بلکہ یہ صرف ایک نمائش ہے۔ ہاں اتفاق کی صورت میں جماعت ہو سکتی ہے۔ مثلاً کچھ لوگ معتکف ہیں یا یوں ہی مسجد میں بیٹھے ہیں ایک شخص نے تسبیح کی نماز شروع کر دی دیکھا دیکھی ان کے ساتھ اور بھی آدمی مل گئے اس طرح جماعت کی صورت بن گئی۔ یہ صورت درست و جائز ہے۔ اس کی نظیر حضرت ابن عباسؓ اور آنحضرتؐ کا واقعہ ہے۔

اور رمضان میں تین رات تراویح کی جماعت ہوئی تھی۔ اس کی صورت بھی یہی دیکھا دیکھی کی ہے۔ ورنہ اس کے لئے نہ کوئی اعلان ہوا اور نہ کوئی اذان دی گئی۔ نوافل کی جماعت کا جواز اور

بات ہے اور اس کے لئے اذان دینا یا اس کے لئے سپیکر میں اعلان کرنا یا عورت کا گلی میں پھر کر عورتوں کو گھر میں اکھٹا کرنا یہ دوسری صورتیں ہیں' جس کا ثبوت خیرالقرون سے نہیں ملتا۔ (فتاویٰ برکاتیہ ص ۷۸)

نماز تسبیح کا طریقہ

آنحضرتؐ نے اپنے چچا عباسؓ کو فرمایا۔ چار رکعت پڑھو اللہ سب گناہ بخش دے گا۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ ملاؤ۔ پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھو۔ **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر**

اللہ پاک ہے اور تمام تعریفوں کے لائق ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ (مشکوۃ باب صلاۃ التطوع)

پھر رکوع اور قومہ میں' دونوں سجدوں میں اور ان کے درمیان کے وقفہ اور جلسہ استراحت میں دس دس مرتبہ یہی دعا پڑھے اور اس طرح ایک رکعت میں پچھتر تسبیحات ہو جائیں گی۔ چاروں رکعت اسی طرح پڑھو۔ مناسب یہ ہے کہ اسے ہر روز پڑھو ورنہ ہر جمعہ کے دن ایک مرتبہ' ورنہ سال میں ایک مرتبہ ورنہ عمر میں ایک مرتبہ بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

رویت ہلال

روزہ نہ رکھو جب تک ہلال (پہلی رات کا چاند) نہ دیکھ لو اور افطار نہ کرو جب تک ہلال نہ دیکھ لو۔ اگر بادل ہو تو اندازہ کر لو' گنتی تیس دن کی پوری کرو۔ (بخاری و مسلم)

جب ایک عادل' کامل اور قابل اعتماد شخص ہلال کو دیکھ لے تو رمضان کا روزہ واجب ہو جاتا ہے اگر کوئی نہ دیکھے تو شعبان کی گنتی پوری کرکے روزہ رکھے۔ عید کے چاند کے لئے دو آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔ (ترمذی)

چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھے: **اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ** (ترمذی)

اے اللہ! اس چاند کو امن و امان اور سلامتی و اسلام کا چاند کرو۔ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (ترمذی شریف)

نماز تراویح

نماز تراویح کے مختلف نام اور وجہ تسمیہ

صلوۃ اللیل، تہجد، قیام رمضان اور تراویح ایک نماز کے ہی یہ مختلف نام ہیں۔

تراویح، ترویحہ کی جمع ہے اور ترویحہ راحت سے ہے، معنی آرام کے، صحابہؓ چار رکعتوں کے بعد آرام کیا کرتے تھے۔ سنن الکبریٰ بیہقی میں ہے، **کانوا یتروحون بعد اربع** یعنی صحابہؓ چار رکعتوں کے بعد آرام کیا کرتے تھے اسی مناسبت سے اس کو نماز تراویح کہا گیا ہے۔

تراویح اور تہجد ایک ہی نماز کے دو نام ہیں، اس کا وقت عشاء سے طلوع فجر تک ہے، آپؐ نے رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتیں پڑھی ہیں۔ رمضان کی تین راتوں میں آپ نے جو نماز تراویح پڑھائی وہ آٹھ رکعت تین وتر ہیں۔

۱۔ بخاری میں ہے کہ آنحضرتؐ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (بخاری، عائشہؓ)

۲۔ آنحضرتؐ نے ماہ رمضان میں ہم کو آٹھ رکعت پڑھائی ہیں۔ (طبرانی)

۳۔ ایک آدمی حضورؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ میں نے آج رات ایک عمل کیا ہے آپؐ نے دریافت کیا کہ وہ کیا ہے اس نے کہا کہ گھر میں میرے ساتھ عورتیں تھیں، انہوں نے کہا کہ آپ قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں ہم نہیں پڑھ سکتیں، پس آپ ہم کو نماز پڑھائیں، چنانچہ میں نے ان کو آٹھ رکعتیں اور تین وتر پڑھائے، یہ سن کر آپؐ خاموش ہو گئے ہم نے سمجھ لیا کہ آپؐ کا سکوت اس بات کی دلیل ہے کہ آپؐ نے اس کام کو پسند فرمایا۔ (مسند احمد، ابن بن کعبؓ)

صحابہؓ کا عمل: حضرت عمرؓ نے ابن بی کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھائیں۔ (موطا)

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ آٹھ رکعت نماز تراویح پڑھتے تھے اور آنحضرتؐ نے بھی رمضان میں آٹھ رکعت پڑھائی ہے۔ تراویح کی تعداد آٹھ رکعت سنت ہے۔ کسی صحیح حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آنحضرتؐ نے بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھائی ہو۔ یا خلفاء اربعہ میں سے کسی ایک خلیفہ نے بیس (۲۰) رکعت نماز تراویح پڑھی ہو یا پڑھنے کا حکم دیا ہو۔

علماء احناف کی شہادت

امام ابن ہمام حنفیؒ : انہوں نے بیس رکعت تراویح کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ بیس رکعت والی روایت کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ اس کے علاوہ وہ حدیث حضرت عائشہؓ کی صحیح روایت کے خلاف ہے جس میں آٹھ رکعت کا بیان ہے۔ (فتح القدیر)

انور شاہ کشمیری دیوبندی حنفیؒ : اس بات کو ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ آنحضرتؐ کی نماز تراویح آٹھ رکعت تھی۔ (عرف الشذی)

ملا علی قاری حنفیؒ : درحقیقت تراویح گیارہ رکعت سنت ہے، جو خود رسول اللہؐ نے ادا کی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح)

علامہ زیلعی حنفیؒ : بیس رکعت والی حدیث ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ صحیح حدیث کے مخالف بھی ہے۔ آنحضرتؐ نے رمضان میں صحابہؓ کو آٹھ رکعت تراویح پڑھائیں۔ اور وتر (نصب الرایہ)

مولانا رشید احمد گنگوہی حنفیؒ : الحق الصریح میں لکھتے ہیں گیارہ رکعت تراویح بمع وتر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت موکد ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفیؒ : از فعل آنحضرتؐ یازدہ رکعت ثابت شدہ است۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گیارہ رکعت تراویح ثابت ہے۔ (مصطفیٰ شرح موطا فارسی)

بیس رکعت تراویح والی حدیث ضعیف ہے

امام الاحناف ابن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ بیس رکعت والی روایت بالاتفاق ضعیف ہے۔ نیز یہ حدیث صحیح حدیث عائشہؓ کے بھی مخالف ہے۔ (فتح القدیر شرح ہدایہ)

علامہ عبدالحئ حنفی لکھنویؒ فرماتے ہیں کہ بیس رکعت والی روائت ضعیف ہے اور حدیث عائشہؓ کے مخالف ہے۔ حدیث عائشہ بالکل صحیح ہے۔ (موطا امام محمد)

صحیح کے ہوتے ہوئے ضعیف پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

رکعات تراویح کی اثنا میں ذکر کا مسئلہ : رکعات تراویح کے درمیان پڑھنے کے لئے کوئی خاص ذکر آنحضرتؐ اور صحابہؓ سے ثابت نہیں ہے، اور جو عام مشہور ہے۔

سبحان ذی الجبروت والملکوت الخ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ البتہ امام احمد بن حنبلؒ

سے ایک ذکر منقول ہے۔ اگر یہ کر لیا جائے تو درست ہے۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو (بدائع الفوائد لابن القیمؒ)

لیلۃ القدر

۱۔ لیلۃ القدر میں قرآن نازل ہوا۔

۲۔ لیلۃ القدر آخری دس طاق رات' ۲۱' ۲۳' ۲۵' ۲۷' ۲۹ میں سے کسی ایک رات میں ہے۔ (ترمذی' بخاری' مسلم)

۳۔ شب قدر کی صبح کو جب سورج نکلتا ہے تو شعاعیں نہیں ہوتیں۔ (مسلم)

۴۔ آخری عشرہ کی راتوں میں آنحضرت خود بھی جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ (بخاری' مسلم)

۵۔ شب قدر ہر رمضان میں ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

۶۔ شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔

لیلۃ القدر کی دعا: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ اگر معلوم ہو جائے کہ لیلۃ القدر کونسی رات ہے تو میں اس رات کو کونسی دعا مانگوں۔ آپؐ نے فرمایا۔

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی

اے اللہ بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند فرماتا ہے۔ پس میری خطائیں معاف فرما۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

وتر

وتر سنت موکدہ ہے انہیں چھوڑنا ٹھیک نہیں ہے۔ آخری رکعت کی اعتبار سے انہیں وتر کہا جاتا ہے۔ وتر ایک' تین' سات اور نو پڑھنے جائز ہیں۔ (ابوداؤد' مسلم)

تین وتر پڑھنے کا طریقہ: تین وتروں میں درمیان کا قعدہ و تشہد نہ بیٹھے۔ (مستدرک حاکم)

دوسرا طریقہ: دو رکعت پر سلام پھیر کر پھر ایک رکعت پڑھے' یہی بہتر و افضل ہے۔ (فتح الباری)

محل دعاء قنوت: مستدرک حاکم میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وتر میں جب میں رکوع سے منہ اٹھاؤں اور صرف سجدہ باقی رہ جائے یہ دعا سکھائی اللھم اھدنی (الخ) (متدرک جلد ۳ ص ۱۷۳)

رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ (عون المعبود)

امام ہو تو جمع کی ضمیر سے پڑھے۔ اور اکیلا ہو تو مفرد کی ضمیر سے پڑھے۔

دعا قنوت : **اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت و تولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شرما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت نستغفرک ونتوب الیک وصلی اللہ علی النبی** (حصن حصین)

وتروں کے سلام کے بعد یہ دعا تین مرتبہ باآواز بلند پڑھے۔

سبحان الملک القدوس (ابوداؤد) **پاک ہے بادشاہ نہایت پاک**

صدقۃ الفطر

۱۔ روزوں میں بات چیت وغیرہ سے جو نقصان ہوتا ہے صدقۃ الفطر اس کا فدیہ ہے۔ (سنن ابوداؤد شریف)

۲۔ صدقہ فطر بچے، مرد، عورت، لونڈی، غلام پر فرض ہے۔

۳۔ صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کرے۔ (بخاری)

عید کی نماز کے بعد صدقۃ الفطر دینے سے ادا نہیں ہوتا۔

۴۔ صدقہ فطر خوراک سے ایک صاع ہے۔

۵۔ صدقہ فطر محتاجوں کو دینا چاہئے۔ (ابوداؤد)

صاع کا وزن : صاع مدنی صاع نبیؐ ۵ رطل تہائی رطل، صاع کوفی و عراقی ۸ رطل (ترمذی)

ہندوستانی وزن : مولانا انور شاہ کشمیریؒ العرف الشذی میں فرماتے ہیں۔ **وزن صاع العراقین علی تقدیر علماء الھند فیہ اقوال منھا انہ مائتان وسبعون تولتہ** (العرف الشذی ص ۵۷)

صاع عراقی کے وزن کی تحقیق میں علماء ہند کے مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ دو سو ستر تولہ (۲۷۰) ہوتا ہے۔

۲۷۰ تولہ = تین سیر چھ چھٹانک

یہ صاع کوفی ۸ رطل کا وزن ہے۔

صاع مدنی ۵ ۱/۳ رطل کا وزن ۱۸۰ وزن ہے۔

ایک سو اسی تولہ برابر ہے سوا دو سیر

نوٹ: ہندوستانی و پاکستانی وزن نکالنے میں اختلاف ہو جاتا ہے۔

بعض کے نزدیک ۲ سیر گیارہ چھٹانک، بعض کے نزدیک اڑھائی سیر فتاوی علمائے اہلحدیث ص ۱۹۸ ج ۷ میں لکھا ہے۔ صاحب قاموس کہتا ہے کہ میں نے صاع کا اندازہ کہ گیہوں کے چار بک یعنی چار مد کو تجربہ سے معلوم کیا تو ڈھائی سیر انگریزی ہوتے ہیں۔ (مجموعہ فتاوی غزنویہ ص ۲۰۴، عبدالجبار بن عبداللہ غزنوی"، فتاوی علماء اہلحدیث ص ۱۹۸ ج ۷ ایضاً")

لہذا ایک صاع یعنی پونے تین سیر غلہ صدقۃ الفطر دینا چاہیے۔

اور بعض کے نزدیک سوا دو سیر وزن نکلتا ہے۔ صحیح وزن سوا دو سیر ہے۔ استاذی المکرم مجتہد العصر محدث زماں حضرت علامہ حافظ محمد گوندلوی" بھی سوا دو سیر کا فتویٰ دیتے تھے۔ اور یہی درست ہے جو کہ مذکورہ بالا دلائل سے واضح ہے۔

اب چونکہ کلو اور گرام کا دور دورہ ہے لہذا کلو چونکہ سیر سے تقریباً ایک چھٹانک بڑا ہے اس طرح صدقۃ الفطر دو کلو ۱۰۰ گرام یا اس کے برابر غلہ کی قیمت ادا کرنا چاہیے۔

ایس ایم

کشمینا

انٹرنیشنل

کشمینا اون جیسی کوئی اون نہیں

ابراہیم سپنرز

۶۲- شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون :- ۶۶۱۳۵ — ۳۲۴۶۸۲ — ۲۲۴۱۹۰